





حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۵۰ جلد ۱۲ | لودیانہ ۱ - دسمبر ۱۸۸۵ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

برہما کو فوج انگریزی نے فتح کرکے وہاں کے بادشاہ اور ملکہ کو گرفتار کر لیا ہی = نیپال میں جو غدر ہو گیا ہی اسکی بابت ابھی مفصل خبر نہیں آئی ہی شاید انگریزی فوج نیپال کی بھی دیکھ بھال کریگی = ایوب خان بحراست حکام ایران ہندوستان میں پہنچیگا اور یہاں اُسکو بارہ ہزار روپیہ ماہوار بطور وظیفہ دیا جاویگا یہہ فیصلہ ابھی نہیں ہوا ہی کہ وہ کس شہر میں رکھا جاویگا = روسی افسر ابھی تک ہمارے حکام سرحدی کمیشن کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں اور چند امورات کا فیصلہ بھی ہو گیا ہی = خبر ہی کہ پنجاب کے آیندہ لاٹ صاحب سر لیپل گریفن صاحب بہادر یا لائل صاحب بہادر مقرر ہونگے = سرویہ اور بلگیریہ کے فساد سے ممالک یورپ میں فساد کا اندیشہ ہو رہا ہی = مہاراجہ صاحب نیپال کو باغیوں نے قید کر رکھا ہی اور وزیر صاحب کو قتل کر دیا گیا ہی باقی شہر فرار ہوتے جاتے ہیں = سلاطین یورپ پر ظاہر ہوتا جاتا ہی کہ سرویہ اور بلگیریہ کا فساد روس کی حکمت عملی سے برپا ہوا ہی = دہلی میں جب مصنوعی جنگ ہویگا تو دس ہزار انگریزی فوج لشٹین کی طرف روانہ ہوگی = لنڈن میں تجویز ہو رہی ہی کہ شاہ برہما کو ایک معقول وظیفہ دیا جاوے اور اُسکو کلکتہ میں رکھا جاوے = پنجاب میں پلٹنوں کے لئے چارہ کی سخت قلت ہوتی جاتی ہی اور غلہ کا نرخ بھی روز بروز گراں ہوتا جاتا ہی = جنگ برہما میں انگریزی فوج کے صرف چار آدمی مقتول ہوئے ہیں جنمیں تین سپاہی اور ایک افسر ہی = سوڈان سے خبر آئی ہی کہ مفسد لوگ پھر بکثرت جمع ہوتے جاتے ہیں اور اُنکا ارادہ پھر جنگ شروع کرنیکا ہی = کاشمیر میں پھر بھونچال آیا تھا مگر چنداں نقصان نہیں ہوا ہی = شاہ جرمن نے سلاطین یورپ سے درخواست کی ہی کہ تمام سلاطین ملکر ایسا انتظام کریں کہ سمندر کے کنارے کنارے روشنی ہوا کرے = معاملات بلگیریہ کی نسبت یہہ تازہ خبر آئی ہی کہ سرویہ کی فوج بلگیریہ کی سرحد سے آگے بڑھ گئی ہی = لنڈن کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کی سرحدوں کے انتظام کے لئے ۹۰ کروڑ روپیہ منظور کیا ہی = سلطنت روم کی حالت اب بہت ہی خراب خستہ حالت میں ہی اور ہر ایک وزیر اپنے ماتحتوں پر جداگانہ حکم کر رہا ہی = کوئٹہ سے قندھار تک اور وہاں سے کابل تک ریلوی کا سامان تیار کیا جاویگا = ہندوستان کے شہروں میں جو لاٹری یعنے چٹھی اندازی کا زیادہ رواج ہو گیا تھا اب سرکار نے ایک سخت حکم جاری کیا ہی کہ لاٹری قطعی بند کیجاوے = تجویز ہو رہی ہی کہ درہ خیبر کا زیادہ حصہ ضلع پشاور میں شامل کیا جاوے = روس کی دار السلطنت میں عورتوں کے واسطے ایک یونیورسٹی جاری ہوئی ہی = شاہ چین کے برخلاف کوریہ والوں نے روس کے ساتھ ایک جدید عہدنامہ مرتب کر لیا ہی = امرتسر کے چند بدمعاشوں نے مسٹر واربرٹن صاحب کے خوف سے چوری وغیرہ کرنے سے قسم کھائی ہی

نور افشاں

(برہما کا فتح ہونا اور شاہ کو معہ ملکہ کے قید کرنا)

ــــ ہم نے ۴- دسمبر کو ایک ضمیمہ اخبار نور افشاں کا جسمیں شاہ برہما کے ایلچیوں کا انگریزی افسران کے پاس آنا درج ہو شائع کیا تھا- اب ۲- دسمبر کی تار خبر سے معلوم ہوا ہو کہ شاہ برہما گرفتار ہو گیا ہو اور ہماری انگریزی فوج ظفر موج نے ملک برہما کو فتح کر لیا ہو چنانچہ اسکی مفصل خبر اخبار کوہ نور سے ذیل میں درج کیجاتی ہو +

ناظرین اخبار نے یکم دسمبر کے ضمیمہ کوہ نور میں پڑھا ہوگا کہ برٹش فوج شہر آوا میں جو قدیم دار الحکومت شاہان برہما کا تھا پہنچ گئی تھی اور برہما کے وزیر نے اپنے کو برٹش کمینڈر کے تفویض کر دیا اور یہہ کہ برٹش کمانیر نے گورنمنٹ انگریزی کی معمولی پالیسی کے مطابق کہ جب غیر ملک زیر ہو تو اسکے باشندوں اور مخالف سپاہیوں کے ہتھیار فوراً چھین لئے جائیں کارروائی شروع کر دی تھی- اسی خبر سے معلوم ہو گیا تھا کہ برہما کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور شاہ تھیبا کی لن ترانی کا چراغ گل- آجکے پرچہ میں جو خبر تار برقی کے ضمیمہ میں درج ہو- اس سے ظاہر ہوا کہ وہ شاہ جو رنگون اور کلکتہ کے فتح کرنیکا ارادہ رکھتا تھا اور اپنے واسطے رنگون میں ایوان شاہی بنانے کی تجویزیں کر رہا تھا- تمام جہان کے سیاہ و سفید کا مالک اور شاہ شاہان تھا- معہ ملکہ کے بطور شاہی قیدی رنگون کو بھیجدیا گیا ہو- شاہ برہما کا سرکار انگریزی کی عملداری میں ایوان شاہی کو بنانا خواب و خیال تھا- اسکی قسمت میں وہی ایوان لکھا تھا جو اب رنگون یا کلکتہ میں مثل اور شاہی قیدیوں کے اسکو بھی ملیگا +

برٹش فوج کشی کا آغاز بڑی شان و شوکت سے ہوا تھا- عموماً خیال کیا جاتا تھا کہ گو برہما کی فوج قواعد دان نہیں ہو اسکی کیا بساط بمقابلہ برٹش فوج کے ہو تاہم وہ ایک اسی قسم کی لڑائیوں کا خیال تھا جو برہما کی فوج کی حیثیت کے مطابق تھیں- اور بعد اسکے امید تھی کہ برٹش فوج فتحیاب ہو جائے گی مگر اس آغاز کا انجام یہہ ہوا کہ برٹش فوجوں کی پیشقدمی کے واسطے سرزمین برہما پھولوں کا فرش ہو گئی اور بغیر خونریزی منڈالی دار الحکومت برہما پر انگریزی فوج کا قبضہ ہو گیا شاہ نے بغیر جنگ و جدل اطاعت قبول کی اور رنگون روانہ کئے گئے +

شاہ تھیبا کے مظالم و تعدیات کی انتہا نہ تھی وہ انگریزی فرمان کو اگر بسر و چشم قبول کر لیتا تو نوبت باینجا رسید کا کیوں معاملہ ہوتا- تھیبا نے منڈالی کے پھاٹکوں پر اپنے کو قیصرانہ رحم کا مستحق کرانا چاہا تھا- ممکن تھا کہ برٹش گورنمنٹ شاہ پر رحم کر کے اس سے فوج کشی کے مصارف حاصل کر لیتی اور اپنا اقتدار قائم کرتی- اور بخوبی شرائط تھیبا سے تسلیم کراتی- اور اس صورت سے شاہ تھیبا قائم رہ سکتا تھا- مگر اس مرض کا کیا علاج تھا کہ موجودہ شاہ نے ایک زمانہ سے برٹش کے احکام سے خلاف ورزی کر رکھی تھی- اور فرانس کا اقتدار بمقابلہ برٹش کے پسند کیا تھا اسکے ظالمانہ افعال سے اگر چشم پوشی ہو تو اسکا پولٹیکل تعلق نہایت خراب تھا- پس ایسے بادشاہ کا قائم رکھنا گو ممکن تھا لیکن پولٹیکل مقاصد سے اسکا قیام اندیشہ سے خالی نہ تھا- بہتر ہوا کہ وہ حکومت سے علیحدہ کر دیا گیا- شاہ تھیبا کی علیحدگی انگریزی اقتدار کو بغیر کسی اندیشہ کے برہما میں قائم کر سکتی ہو گورنمنٹ انگریزی کا فرض ہو کہ وہ برہما کے متعلق ایسی حکمت عملی اختیار کرے کہ ملک کا الحاق نہ ہو اور مطلب بھی نکل آئے مگر واقعات سے پایا جاتا ہو کہ الحاق مرکوز خاطر برٹش گورنمنٹ ہو- کیونکہ صاحب چیف کمشنر برٹش برہما کا منڈالی میں خاص انتظام کے واسطے جانا اور پہلے ہی سے عہدہ داروں کا مقرر ہونا اسی بات کی علامت ہو کہ برہما شریک قلمرو برٹش گورنمنٹ ہوگا یہ ظاہر ہو کہ شاہ نے اپنی رعایا پر ظلم و جبر کیا اور شاہ نے برٹش کے حکم سے سرتابی کی اسلئے ملک نے کیا قصور کیا کہ الحاق کی پالیسی پر عمل کیا جائے- شاہ مستحق تھا- کہ وہ جلاوطن ہو اسنے اپنے کردار بد کی سزا پائی ملک نے بظاہر کوئی ایسا قصور نہیں کیا کہ وہ الحاق کی پولٹیکل حجت ہو- جس پالیسی الحاق ملک کو ایک مدت سے انگلستان نے ترک کر رکھا ہو اسی پر عمل واجب ہو اسکے خلاف کسیطرح نہ ہونا چاہیئے- ملک نے جنگ نہیں کی ہو- بلکہ ملک اسکے ظلم و تعدی سے خود تنگ آ گیا تھا- اور ملک کی خواہش تھی کہ برٹش گورنمنٹ برہما میں گر شاہ کو تاج و تخت سے محروم کر دے الحاق کی حکمت عملی سے اندیشہ ہو کہ زیادہ مشکلات پیدا ہوں اور اس پالیسی کے اختیار کرنے سے کسیطرح کی پیچیدگی نہ ہوگی کہ شاہ معزول و مخرج کی جگہ کوئی اور شاہزادہ منتخب ہو جس پر گورنمنٹ ہند کا پورا اطمینان ہو اور بعد حصول مقاصد پولٹیکل الحاق کے خیال کو ترک کیا جائے- اسطرح کا اقتدار قائم کرنا اور رکھنا بجائے الحاق ہو- رعایا اور شاہی خاندان بھی ہمیشہ برٹش کا وفادار اور جان نثار رہیگا اور سوا اسکے برٹش کبھی کسی غیر سلطنت کا عروج و فروغ برہما میں تسلیم نہ کیا جائے گا +

ضرب اسلام

جواب الجواب نمبر دوم دت سنگہ گیانی

(۱) سکھہ - پھر اُس پر گورو گرنتھہ صاحب کے وہ شبد بھی لکھکر اُنکے معنے بھی ساتھہ ہی لکھے ہیں جن میں بغیر پرمیشر کی تعریف کے اور کوئی بات نہیں پائی جاتی - پھر اُس پر ایسا بیجا حملہ کیا ہو جس سے خواہ مخواہ عیسائی صاحب کی نادانی یا ہٹ دھرمی ٹپک رہی ہو بھلا جب ایسی عقل کے دھنی ہیں تو اپنے مذہب کو چھوڑ عیسائی نہوں تو کیا ہوں +

عیسائی - ذیل میں وہ شبد لکھکر ناظرین ہی کو منصف بناتا ہوں کہ انصاف کریں کہ ان میں پرمیشر کی تعریف پائی جاتی ہو یا حکم - شبد بھجی پرایت مانس دیہہ ہریا - گوبند ملن کی یہہ تیری بریا - اور کاج تیرے کتے نہ کام - مل سادھ سنگت بھج کیول نام - اور پھر لکھا ہو - کل سرشٹی سے راجہ دکھیا - ہر کا نام بھجے ہو سکھیا - اور پھر یوں کہا ہو - جتن کرو تم انک بدھ من نہ پاوے بیت - چھوٹ رہو ہر ہر بھجے نانک نام پریت اور پھر یہہ بھی لکھا ہو - ہوت پنیت کوٹ اپرادھو - امرت نام جپے مل سادھو - اور اسطرح کے اور بہت شبد ہیں جن سے پرمیشر کا نام بھجنا یا جپنا ثابت ہوتا ہو جو ایک حکم یا نصیحت ہو نہ کہ اُس کی تعریف - میں ہٹ دھرمی سے اپنی جان کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا پر حق شناسی سے جان بچانے کے لئے عیسائی ہوا ہوں +

(۲) سکھہ - واہ جناب واہ منطق اس جانور کا نام ہو - بھلا آپ یہہ تو بتاؤ اگر آپ کا یہہ خیال ہو کہ ایسے بڑے مہاں خدا کا نام لینا اسکی بے عزتی کا باعث ہوتا ہو تو اسکو بائبل میں ہزار ہا دفعہ لکھا ہو جیہر خداوند خدا - کیا وہاں خدا بے عزت نہیں ہوتا اگر گرنتھہ صاحب میں نام لینے سے بے عزت ہو جاتا ہو پھر کیا تم عیسائی لوگ شیطان کا نام لیتے ہو کیونکہ تمہارے قول کے بموجب خدا کا نام لینا تو اُسکی بے عزتی کا باعث ہو +

عیسائی - میں نے کبھی کہیں ایسا نہیں کہا کہ خدا کا نام لینا بے عزتی کا باعث ہو اور اُسکا نام لینا نہ چاہئے - لیکن میرا مطلب خدا کے نام کے بار بار لینے سے ہو - اور بائبل میں کہیں اُسکا نام بار بار یوں ہی بے مطلب اور بے معنے نہیں لیا گیا - البتہ دعا اور تعریف کے ساتھہ اُسکا نام سب نبیوں نے لیا - اور ہم عیسائی لوگ اُسکا نام نماز بندگی میں برابر لیتے ہیں اور اُسکو بے عزتی کا باعث نہیں بلکہ یہہ ہماری عبادت ہو کہ ہم اُسکے نام کے بغیر کسی دوسرے کا نام عبادت میں نہیں لیتے آپ از روے منطق ثابت کریں کہ بار بار نام لینا عزت سمجھا جاتا ہو +

(۳) سکھہ - اہا کیا خوب طریقہ خدا اور نوع انسان کے بے عزت کرنے کا آپ نے ہمیں بتا دیا اسکے پلٹے ہم تم کو ایک عمدہ نصیحت کرتے ہیں اب ذرہ دلکے کان کھولکر سنئیے - دنیا کی پیدائش سے لیکر آج تک تمہارا سب سے بڑھکر دشمن شیطان ہو وغیرہ وغیرہ آج سے لیکے بجائے خدا کے اُسی مردود کا نام لیا کرو جس سے وہ بے عزت ہو کر شاید تمہارا پیچھا چھوڑ دے +

عیسائی - ناظرین انصاف کرینگے کہ ایک شخص کے یونہیں بار بار بدون کسی مطلب یا درخواست کے نام لینے سے اُسکی عزت ہوگی یا بے عزتی اور ایسا کرنے والا کیا سمجھا جاویگا اگر یہہ طریقہ عزت کا خیال کیا جا سکتا ہو تب تو سکھہ کی بات تسلیم کے قابل ہو سکتی ہو - کچھہ حاجت نہیں کہ ہم عیسائی اب شیطان سے کچھہ سروکار رکھیں کیونکہ آپ کو معلوم ہووے کہ ہمارے خداوند نے شیطان مردود کا سر کچل دیا اور اب وہ روندا گیا اور ہمارے خداوند اور اُس کے بندوں کے نزدیک اگر نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکہ زور اُسکا ضرور ہو جو اُسکی پیروی نہیں چھوڑتے وہ اُنکو زیادہ تر اپنے جال میں اُلجھاتا ہو لیکن مدت گذری کہ عیسائیوں کے پیشوا سے وہ ہرایا گیا +

(۴) سکھہ - علاوہ ازیں تمہارے اسکولوں میں اکثر یہہ گیت گوائے جاتے ہیں اعیسیٰ عیسیٰ بول تیرا کیا لگیگا مول وغیرہ وغیرہ +

عیسائی - ضرور ایسے بھجن گائے جاتے ہیں لیکن انمیں تو ستائش و تعریف ہو جنکو نہیں نام کو جپنا یا بھجنا ہو - ستائش اور تعریف کے بھجنوں پر میرا اعتراض نہیں تھا کہ اُسکا نام اُسکی تعریف کرنے اور اُس سے عرض کرنے وقت بھی نہ لیا جاوے - ایسے بھجنوں سے تو ہم آپ ہی اُسکی ستائش کرتے اور اپنے سکولوں کے لڑکوں کو بھی اُسکی ستائش کرنا سکھلاتے ہیں - مگر میرا اعتراض تھا کہ بغیر تعریف اور ستائش کے کلمے کہنے کے محض اُسکا نام ہی جپتے جانا بے عزتی کا باعث ہو +

(۵) سکھہ - بے شک ہم بھی اسبات کو مانتے ہیں - مگر آپ بیہودہ کے معنے تو بتاؤ کیا ہیں - پھر ہم سمجھینگے کہ گرنتھہ صاحب میں فلاں جگہ خدا کا نام بے فائدہ ہو +

عیسائی - آپ بیہودہ کے معنے پوچھتے ہیں بیہودہ کے معنے بے فائدہ اور بے مطلب کے ہیں - اور جب ہم یونہیں خدا کا نام لیتے ہیں اور اپنی عام گفتگو میں اُسکے نام کی قسم کھاتے ہیں اور دوسرے معبود پر اُسکا نام قرار دیکر پکارتے ہیں ان سب معنوں میں اُسکے نام کو بے فائدہ لینا ہو +

(۶) سکھہ - جناب من اگر ورگرنتھہ صاحب

تو حضرت خدا کی عبادت کا پستک ہو اسلئے اسمیں جا بجا اور اُسکے بھگتوں کا بار بار ذکر ہے وغیرہ وغیرہ +

عیسائی - کوئی بات بغیر آزمائے قبول کر لینا درست نہیں - آپ بخوبی جانتے ہیں کہ گرنتھ صاحب میں کن کن لوگوں کے شبد درج ہیں چنانچہ جسنے کوئی اچھی بات کہی اُسکی بات کو درج کر لیا اور اسلئے اُسکی ایک بات دوسری کے برعکس ہے - میں مانتا ہوں کہ گرنتھ صاحب میں بہت جگہوں میں خدا کی ذات و صفات کا ذکر بہت ورقوں میں چلا گیا ہے اور وہ بہت سے آدمیوں کا کلام ہے مگر میں نے اُسمیں بائبل کے تیسرے حکم کے برخلاف خدا کا نام یوہیں لکھا ہوا پایا جس پر میرا اعتراض تھا - جیساکہ برابر ۱۳- دفعہ تو ہی ہے تو ہی ہے لکھا ہوا میرے پڑھنے میں آیا اور پھر لکھا ہے - رام رام رام رام جب دیکھو اگ بیحاس پر بھاتی محلہ ۵ - پڑتال گھر تیسرا - اور ایک جگہ بہت شبدوں میں جو سوتے محلے چوتھے کے ہیں بہت دفعہ گورو گورو کر کے چھپا ہوا ہے ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خدا کا نام لینا نہیں بلکہ جپنا ہے +

(۷) سکھ - اب ہم تمکو اس آیت کا مطلب بخوبی سمجھائینگے آپ ذرا ہوش میں آکر سنئے - خدا کا نام بیہودہ ہے جو بے موقعہ اور اُسکی مرضی کے روکنے کے لئے پکارا جائے سو وہ بھی حضرت عیسیٰ اور اُنکی انجیل میں ہی پایا جاتا ہے - جیساکہ مسیح نے اپنی موت کے وقت چلا کے کہا - ایلی ایلی لما سبقتانی یعنے اے میرے باپ تونے مجھکو کیوں چھوڑ دیا پھر پکارا کہ اے خدا یہہ زہر کا پیالہ مجھسے دور رکھو جناب من ذرہ خیال کیجئے بیہودہ اسکو کہتے ہیں کیونکہ بقول تمہارے اُنکے مارنے میں اُنکے دشمنوں کی مرضی نہیں تھی بلکہ وہ مرضی خدا کی تھی - اب بتاؤ خدا کی مرضی کے روکنے کو خدا کا نام لینا بیہودہ نہیں تو اور کیا ہے - پھر وہ بے موقعہ تھا بقول سعدی بیت چو بیر خورشید ذرہ و تیرہ روان - چہ غم دارد از گویہ کاروان +

عیسائی - آپکو واضح ہو کہ خداوند یسوع مسیح نے یہہ باتیں خدا کی مرضی کے ٹالنے کی نہیں کہیں کیونکہ وہ تو خود اس کام کے واسطے مجسم ہو کر انسان بنا تھا اور اس نے خود کہا تھا کہ اے باپ میں آتا ہوں کہ تیری مرضی بجا لاؤں لیکن اسکا مطلب یہہ ہے کہ اُس وجود میں جو بیچا انسانی تھا موت اور تکلیف اُٹھانے سے بچنے کی خواہش کرتا تھا کیونکہ یہہ بشر کا خاصہ ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو کیونکر ثابت ہوتا کہ وہ انسان تھا اور دکھ معلوم کرتا تھا جب کہ اُسمیں آدمی کا یہہ خاصہ حاضر ہوتا یہہ بے موقعہ نہ تھا بلکہ ضرور تھا کہ یہہ معلوم ہو کہ کیسی بڑی اور بھاری اور بے برداشت تکلیف اُس نے ہمارے واسطے برداشت کی اور ہم معلوم کریں کہ ہمارے گناہوں کی سزا کیسی بھاری ہے +

(۸) سکھ - اور گرنتھ صاحب میں کوئی ایسا شبد نہیں ہے جو پرمیشر کی مرضی کے روکنے کے لئے کہا گیا ہو بلکہ بہت جگہ لکھا ہے کہ ہے پرمیشر جو تجھے اچھا معلوم ہوتا ہے وہی کر جیسا گرنتھ صاحب میں لکھا ہے - جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار - تو سدا سلامت نرنکار - تیرا بھانا میٹھا لاگے - نانک نام پدارتھ مانگے - اب ذرہ تعصب ولیسے دور کرو اور انصاف کے ترازو میں رکھکر تولو کہ گرنتھ صاحب اور انجیل کا مقابلہ کرنے سے کونسا پلہ جھکتا ہے اور کونسی مقدس کتاب ہو سکتی ہے +

عیسائی - سکھ نے کہا کہ گرنتھ میں کوئی ایسا شبد نہیں جو پرمیشر کی مرضی کے روکنے کیلئے کہا گیا ہو - پر میں گرنتھ میں سے ایسے بہت شبد نکال کر دکھلاتا ہوں جو راگ راس میں لکھے ہیں - کبیو باچ بینتی چوپی - ہمری کرو ہاتھ دے رچھیا پورن ہوئے چت کی اچھیا - تو چرن من رہے ہمارا - اپنا جان کرو پرتپارا - میرے دشٹ سبھی تم گھاوا - آپ ہاتھ دے موہے بچاوا - سکھ وسے موہ پرہوارا - سیوک سکھہ سبھی کرتارا - موہ رچھیا نج کر دے کرئے جب بیرن کو آج سنگھر لئے - پورن ہوئے ہماری اسا - تو بھجن کی رہے پیاسا - یہہ سب باتیں تکلیف اور دکھ کے وقت گوبند سنگھ صاحب نے کہیں اگر آپ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں تو فوراً مان لینگے کہ آپکا اعتراض بعینہ اس پر صادق آتا ہے حالانکہ پرمیشر کی مرضی تھی کہ گوبند سنگھ صاحب اپنے دشمنوں سے دکھ اُٹھاویں پھر اُنہوں نے اپنے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے بینتی یعنے دعا کیوں کی +

(۹) سکھ - پاپ کا قبول کرنا ہی گناہ سے نجات ہے - واہ کیا عجیب و غریب انصاف ہے - اس دنیا کے قانون اور خدا کے قانون کا تو اس حساب سے زمین اور آسمان کا فرق ہوگا - کیونکہ یہاں کا قانون تو یہہ بتا رہا ہے کہ جب تک گنہگار اپنے گناہ کو قبول نہ کرے تب تک وہ سزا کے لائق نہیں ہے جب اپنے گناہ کا اقراری ہو تب قانون کے مطابق سزا دو - اور خدا کا قانون بتلا رہا ہے کہ جب گنہگار اپنے گناہوں کو مان لے تو اُسے نجات دو +

عیسائی میں نے کہیں ایسا نہیں کہا کہ پاپ کا قبول کرنا ہی گناہ سے نجات ہے - میرے مضمون میں ایسا فقرہ ہی کہیں نہیں +

(۱۰) سکھ - اگر خدا کی بارگاہ میں بقول عیسائی ایسا ہی اندھیر ہے تو ہم چوروں بدمعاشوں اور ظالموں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اب جو جی چاہے بُرائی کرو قیامت کے دن خدا کے سامنے ذرہ سی زبان ہلا دو کہ ہاں خداوند ہم نے گناہ کیا تو ہمکو اپنے بچے کے تصدق سے معاف کر - تب خدا تمہاری



جھوٹی بھائی سی باتیں سنکر فوراً حکم دیگا کہ میں نے تمکو معاف کیا۔ فرض کرو کہ اگر ایسا ہوا تو دنیا کا کوئی شخص دوزخ میں نہ جائیگا +

عیسائی۔ جیسا سکھہ نے سمجھا اور کہا ایسی تعلیم نہ تو انجیل مقدس میں ہی اور نہ کوئی عیسائی اسکو مانتا ہی۔ مگر انجیل مقدس میں اسکے برعکس یہہ تعلیم ہی کہ جو بدمعاش ہی اگر وہ اپنی بدمعاشی چھوڑے اور جو چور اور ظالم ہی اپنی بدکرداری کو ترک کرے اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاوے تو نجات پاویگا۔ اور اگر اسطرح پر ہم توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور یسوع مسیح پر ایمان لاویں تو اُس سے روح پاک کا انعام پا کر نیک کاموں کے کرنے کے لائق ہو جاوینگے اور قیامت کے دن خدا کے بیٹے کی سفارش سے بہشت میں داخل ہوں گے۔ اور آپ کو معلوم ہوے کہ قیامت کے دن ایسا موقع نہ ملیگا کہ اُسوقت گنہگار اپنے بچاؤ کے واسطے کچھہ کر سکے +

(۱۱) سکھہ۔ کیونکہ اُسوقت لاچار ہوکر اپنی بات کا کہنا بُرا نہیں سمجھینگے۔ پنجابی مثل ہی (مطلب میں گدھے کو باپ بنا لیتے ہیں) تو اب انجیل سے دماغ تھکانا اور چرچ میں سر ٹکرانے سے کیا مطلب +

عیسائی۔ یہہ بھی درست نہیں بخوبی معلوم ہوا کہ سکھہ انجیل کی تعلیم سے بالکل بے خبر ہی نہیں تو ایسا ہرگز نہ کہتا۔ کیونکہ اُس زندگی میں ہوکر آئیندہ کا خیال کرنا ہی اور اُسوقت کی تیاری اسوقت کرنی ہی کیونکہ لکھا ہی کہ اُسوقت جو جیسا یہاں ہی ویسا ہی رہیگا۔ جیسا کہ لکھا ہی۔ جو ناراست ہی ناراست ہی رہے اور جو نجس ہی سو نجس ہی رہے اور جو راستباز ہی راستباز ہی رہے اور جو مقدس ہی سو مقدس ہی رہے۔ مکاشفات ۲۲- باب ۱۱- آیت — سو ضرور ہی کہ اُسوقت انجیل کی خوشخبری کو قبول کریں اور گرجے میں جاکر عبادت کریں اور خدا سے عرض کریں کہ اُسوقت کے لئے ہمکو پوری تیاری بخشے +

(۱۲) سکھہ۔ واہ جی واہ خدا ہو تو ایسا ہی بھولا بھالا ہو۔ اور گنہگار ہو تو ایسا عیسائی۔ اور اُنکے خدا پر تو یہہ بات صادق آتی ہی۔ اندھا نگری بیداد راجہ۔ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا +

عیسائی۔ اگر سکھہ کو نجات کے بڑے بھید کی خبر ہوتی تو وہ ایسا ہرگز نہ کہتا۔ اور اگر اُسکو خدا کے احکاموں کی معلومات ہوتی تو وہ خدا کے حق میں ایسے کلمے ہرگز نہ نکالتا +

(۱۳) سکھہ۔ افسوس جس نے ایک فرضی بیٹے کے لئے لاکھوں عبادت کرنے والوں کی نیکیوں کو اور ہزاروں گنہگاروں کے گناہوں کو برابر کر کے یکسان بنا دیا۔ گدھا گھوڑا ایک مول بکا دیا۔ تو بھلا اُسکو خدا کہنا چاہئے کہ بیوقوفوں کا سردار یا انصاف کا دشمن۔ مصرع شہرے جنیں شہریارے چناں +

عیسائی۔ خدا نے دو عہد بنی آدم کے ساتھہ باندھے ہیں ایک عہد عمل ہی اور دوسرا عہد فضل۔ عہد عمل شریعت ہی اور عہد فضل انجیل کی خوشخبری اگر بقول سکھہ لاکھوں عبادت کرنے والے ہوں گے اور شریعت کو پورا کرتے ہوں گے تو وہ اُس نتیجے سے جو انجیل کے منکروں کے لئے ہی مستثنیٰ رہینگے اور ہزارہا گنہگار جو عہد فضل کو قبول کرینگے اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاوینگے اُس فتوے سے جو شریعت کے توڑنے والوں کے لئے ہی بری رہینگے۔ کیونکہ خدا میں ساری صفات الٰہی کا کمال ہی اسلئے ضرور ہی کہ انسان کی نجات کے بارے میں اسکا عدل اور رحم دونوں پورا پورا نکلے۔ خدا نے اپنا عدل اسمیں دکھلایا کہ گنہگار حکم کے توڑنے سے عدل کی رو سے سزا یاب ہو چکا مگر اسکا رحم یسوع مسیح میں ظاہر ہوا کہ اُس نے عدل کے پورا کرنے کے لئے وہ سزا گنہگار کی اپنے اوپر برداشت کی اور رحم کا دروازہ کھولدیا۔ اب خدا عہد عمل اور عہد فضل کے بموجب ہر ایک کا بدلہ اُسکے اعمال اور ایمان کے موافق دیگا۔ کوئی عیسائی یسوع مسیح کو خدا کا فرضی بیٹا نہیں کہتا بلکہ ازلی اور حقیقی بیٹا کہتے ہیں مگر نہ جسمانی بلکہ روحانی +

(۱۴) سکھہ۔ خدا نے حضرت عیسیٰ کا نام گڈریا اور عیسائیوں کا بھیڑ طبیعت پر رکھا ہی۔ کیونکہ جس کھانے کو بھیڑ کھاتی ہی آدمی تو اُسکو دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔ اسی طرح جس جھوٹے مذہب کو عیسائیوں نے قبول کیا ہی اُسکو دانا نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اب ہمارے عیسائی بھائی بخوبی سمجھہ جاوینگے کہ سچا مذہب کون ہی +

عیسائی۔ جن معنوں میں حضرت عیسیٰ کو بھیڑوں کا گڈریا اور عیسائیوں کو بھیڑ کہا گیا سکھہ اُسکو نہیں سمجھا — خداوند یسوع مسیح نے آپ کو اچھا گڈریا کہا کہ جسطرح اچھا گڈریا اپنی بھیڑوں کی فکر کرتا اور اُنکو ہلاک نہیں ہونے دیتا اُسیطرح میں اپنے لوگوں کو ہلاک نہ ہونے دونگا۔ اور عیسائیوں کو بھیڑیں اسواسطے کہا کہ بھیڑ ایک غریب اور فروتن جانور گنا جاتا ہی اسیطرح عیسائیوں کو بھی حلیم اور فروتن بنا چاہئے۔ سکھہ صاحب دانا تو عیسائی مذہب کو نفرت سے نہیں دیکھتے مگر وہی جنکی دانائی ابھی پورے کمال تک نہیں پہنچی۔ مثل ہندوستان کے انگلستان میں بھی ایک زمانہ ایسا تھا کہ جب وہ اس مذہب کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اسلئے کہ انکو پوری دانائی حاصل نہ تھی لیکن جب انکو کامل دانائی ملی تو انہوں نے انجیل کو قبول کیا اور اب ایسے

دانا ہوئے کہ اپنا ثانی تمام روئے زمین پر نہیں رکھتے ہمکو امید ہو کہ ہندوستان میں بھی ویسی ہی دانائی رفتہ رفتہ آجاویگی تب اس مذہب کو جسکو اکثر اب حقارت سے دیکھتے ہیں دل کے شوق سے قبول کرینگے اور اسوقت جانینگے کہ سچا مذہب کونسا ہو * باقی آیندہ

وید

مسٹر عبد اللہ آتھم نے ایک مختصر سات صفحہ کے رسالہ میں رگ وید کی ماہیت کو بیان کیا ہو جسکا خلاصہ مطلب واسطے آگاہی آریا بھائیوں کے ہم ذیل میں لکھتے ہیں *

(۱)- ڈاکٹر کے- ام بنرجی نے ثابت کر کے دکھلایا ہو کہ رگ وید میں لفظ یہوا کا موجود ہو جو لغت زبان رگ کا لفظ نہیں ہو بلکہ توریت شریف کا مخصوص لفظ ہو اور اُسکے معنے ہیں- میں ہوں سو ہوں *

(۲)- یہہ امر کہ یہہ لفظ (یہوا) کسطرح رگ وید میں آیا اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ لکھا ہو کہ کرشن نے بیل آسور کو مارا اور استور شام کو ودا سور شامی کو کہتے ہیں اور شامی لوگ وہ ہیں جو ایشیا کوچک اور ترکستان میں آباد تھے اس سے ظاہر ہو کہ رگ وید کے راگوں کے مصنف یا اُنکے مورث توریت کی تعلیم سے واقف تھے چنانچہ آیندہ ظاہر ہوگا کہ توریت اور انجیل کی اعلی تعلیمات بھی رگ وید میں موجود ہیں *

(۳) رگ کی جلد ۱- پرب ۱۲۱- اشلوک ۲- میں لکھا ہو کہ خدا نے اپنے آپکو قربان کیا جسکے سایہ اور موت سے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہو- ہم اپنے آریا بھائیوں کو اسپر غور کرنے اور سوچنے کے واسطے التماس کرتے ہیں اور ہم منتظر ہیں کہ اس اشلوک کا وہ کیا نتیجہ (انصاف سے) نکالتے ہیں *

(۴)- اوپر کی تعلیم کسی اور مذہب (تمام دنیا میں) میں سوائے بیبل کے نہیں ہو- اور یہہ تعلیم ایسی ہو کہ آدمی ہرگز اپنی تمیز سے نہیں نکال سکتا *

(۵)- اس سے دوسرے درجہ پر انو ہکا پکتا ۲ میں رگ کا مصنف کہتا ہو کہ عوام کی نسبت ہم بھی خطاؤں سے کچھہ زیادہ محفوظ نہیں ہیں- یہہ تعلیم ایسی ہو کہ انسان اپنی تجربہ کاری اور اپنے دل کے حال پر نظر کر کے اپنی قصورواری کا اقرار کر سکتا ہو لیکن جسقدر اسکی تفصیل بیبل میں ہو ایسے اور کسی مذہب (کسیقدر ضرور ہو) میں نہیں ہو *

(۶)- میں دوبارہ فقرہ ۲- کی تعلیم پر شاستری خوان اور آریا قوم کے حامیوں کی توجہ چاہتا ہوں اور پروفیسر میکس مولر ایک مشہور شاستری کے خیال کی نقل کرتا ہوں جو وید کی نسبت رکھتے ہیں *

ھُوَ ھٰذا

ہر ایک دین کا ریگستان ایسے دینی چشمیں بھی رکھتا ہو جنہیں حقیقتیں ہیں کیونکہ دنیا میں کوئی مذہب یا طریقہ ایسا نہیں جسمیں کچھہ بھی صداقتیں نہ ہوں مگر دین کا سائینس مسیحی مذہب کو دنیا کے تمام مذہبوں میں واجب جگہ دیگا اور فی ہر کرویگا کہ زمانہ کی بھرپوری سے کیا مراد ہو- وید کی حقیقی قدر کی نسبت لوگوں نے (بعض نے) اونچا خیال کیا ہو لیکن انصاف یہہ ہو کہ اسکے کئی راگ طفلانہ خیالات پر مبنی ہیں مگر اس خس وخاشاک میں بیش قیمت پتھر بھی ہیں پھر پروفیسر موصوف یاد دلاتا ہو کہ لڑکپن اور جہالت کے خیالات کے علاوہ وید میں نامناسب شہوتیں بھی شاعروں نے اپنے معبودوں کو دی ہیں- بہتسے راگ بے معنے اور بے لطف بھی ہیں- زندگی کی روزمرہ ضروریات میں ہندو مذہب کا حصہ اُن مذاہب کے ساتھہ ہو جو جھوٹے ہیں- جن نے دیگر مذاہب کو نہ آزمایا ہو وہ نہیں جانتا کہ مسیحی مذہب فی الحقیقت کیا ہو اور نہ وہ حضرت پولوس کے ساتھہ اس کلام میں شامل ہو سکتا ہو (میں مسیح کی انجیل سے نہیں شرماتا) *

(۷)- یہہ رائے ایک ایسے مشہور عالم کی ہو جسکو تمام دنیا جانتی ہو کہ وہ شاستری اور ویدوں کا ایک مستند عالم ہو پس خوب کروگے اگر فقرہ ۲- کو معلوم کر کے تلاش کروگے کہ وہ تعلیم کہاں سے نکلی ہو اسکی حقیقت اور ماہیت کیا ہو *

(۸)- پیار وصداقت جہاں کہیں ہو محبت کے لائق ہو کیونکہ آخرکار اسی کا غلبہ ہوگا اور باقی (ماسوا صداقت کے) سب ریت کی دیواریں ہیں جو ہوا اور بارش کے مقابلہ میں یکلخت گر جاوینگی *

(۹)- چونکہ اسوقت میں نوجوانوں سے مخاطب ہوں اسواسطے اُنکی بہتری اور بھلائی کے واسطے میں اُن سے ایک سوال کرتا ہوں کیونکہ جوانی میں نفس وشیطان ودنیا ایک سخت ممتحن ہیں اور اُنپر غلبہ پانے کے واسطے تمہیں مدد درکار ہو اور وہ مدد بھی بیبل کے سوائے کہیں موجود نہیں ہو *

ھُوَ ھٰذا

اے نوجوانوں تمہاری رات کہاں کٹی؟ کہاں رہے اور کیا حاصل کیا؟- کیونکہ رات گناہ کا موسم ہو *

فقط

ایک ناظر اخبارات



اخبار وادبات ترقی

برہما میں جنگ

شاہ تھیبا کا مطیع ہونا

رنگون ۲-دسمبر ۲۸-ماہ گذشتہ کو ہم نے منڈالی پر پیشقدمی کی-فوج کو سوگا ٹینگ اور تھیبدٹن کے قلعوں کو منہدم کرنے کے واسطے پیچھے چھوڑا گیا-کنارے والے دمدمے جنمیں ۲۲-توپیں تھیں تباہ کئے گئے-جب قلعہ سے کوئی پیغام نہ آیا تو فوج ایک بجے بعد دوپہر کے خشکی پر اتری اور شہر اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا راستہ میں وزیر اعظم اور کنوون مینگی جنرل پرینڈرگاسٹ سے ملے مگر کرنیل سلیڈن کو قلعہ میں بھیجنا چاہئے تاکہ جو خوف طاری ہی وہ رفع ہو جاوے-پانچ بجے شام کے وزیر کرنیل سلیڈن کے ساتھ واپس آیا اور شاہ کی مطابعت کا اظہار کیا-قلعہ پر ایک پہرہ مقرر کیا گیا اور اگلے دن جنرل پرینڈرگاسٹ نے قلعہ کے اندر جانیکا انتظام کیا تاکہ بادشاہ سے باضابطہ اظہار مطابعت کرایا جائے چنانچہ ۲۹-کو جنرل پرینڈرگاسٹ نے قلعہ میں شاہ اور ملکہ سے ملاقات کی-جس وقت جنرل پرینڈرگاسٹ شاہی خاندان کو تخت کے کمرہ سے باہر کر قلعہ کے مغربی یا شاہی پھاٹک پر لائے سڑک کے دونوں طرف فوج صف بستہ کھڑی تھی-پھاٹک پر پہنچکر وہ گاڑیوں میں سوار ہوئے-اور ایک پہرہ کے ساتھ اگنبوٹ موسومہ تھوریا پر آئے اور لیورپول رجمنٹ کی دو کمپنیوں کی حفاظت میں رنگون کو روانہ کیا گیا-انتظام کی غرض سے پانچ رجمنٹیں اور ایک باٹری رات کے وقت شہر میں خدمت پر متعین ہیں۔

اٹلی کے باشندوں کو موٹو اور مولینری نامی کو بھی روانہ کیا جاویگا+

اہل برہما نے برٹش سے کسی قسم کی بدگمانی ظاہر نہیں کی-لیکن لوٹ کا اندیشہ ہی اور اسی وجہ سے شہر میں ایک بڑی جمعیت رکھی گئی ہی ملاقات اور شاہ کی جلاوطنی کے وقت چار رودن بینگی موجود تھے-خبر ہی کہ یہاں پہنچنے پر شاہ تھیبا اور اسکے ہمراہی اگنبوٹ موسومہ کینگ میں رتنا گڈھی کو روانہ کئے جاوینگے+

رنگون ۲-دسمبر شاہ تھیبا اور اسکے ہمراہی بطور قیدیوں کے اگنبوٹ تھوریا میں سرحدی اسٹیشن ایلن میو میں پہنچگئے ہیں-صاحب چیف کمشنر اور انکا اسٹاف ملک کے بندوبست میں مدد دینے کیلئے سہ شنبہ یا چہارشنبہ کو منڈالی روانہ ہونگے+

شاہ تھیبا کی اگنبوٹ موسومہ تیا نا ہیو من جسپر ۱۲-توپیں تھیں اور جسکو برہمی سفر آوا لائے تھے اور اسوقت ہمارے جہاز رانوں نے اسکا چارج لیلیا تھا ۲۹-نومبر کو مقام تیت میو میں پہنچی یہ ایک چھوٹی کشتی ہی اور بہت عرصہ نہیں ہوا برہماوالوں نے ایراوڈی فلوٹلا سے اسکو خریدا تھا-بدہ شنبہ کی شام کو آوا سے روانہ ہوئی تھی اسکا بیان ہی کہ منڈالی کی قلعہ بند فوج نے صبح کے وقت مطابعت قبول کرلی تھی+

ایلن میو اور تیت میو سرحدی مقامات میں ہر طرح امن وامان ہی لیکن بیرونی چوکیات کو دس روز کا راشن دیا گیا ہی اور ڈاکوؤں اور موقوف شدہ سپاہیوں کے حملوں سے سرحد کی حفاظت کے واسطے مزید تاکید کی گئی ہی-لورپول اور ویلش رجمنٹوں کے باقی آدمیوں کو ۲۹-نومبر کو سرحد کی طرف روانہ کرنے کی قصد سے جہاز پر سوار کیا گیا تھا مگر اس خیال سے کہ مزید کمک کی اب ضرورت نہیں رہی-انہیں انکو جہاز سے اتار لیا-تیت میو میں چاول کا نرخ بڑھکر دوچند ہو گیا ہی-غریبوں کو اس گرانی سے سخت تکلیف ہی+

بلقان میں خرخشہ

بلگریڈ ۳۰-نومبر یہ امر مشتبہ ہی کہ مہلت جنگ زیادہ عرصہ تک رہسکیگی یا نہیں-پرنس الگزنڈر ہ بلین فرینک تاوان جنگ کے اور مقامات پیروٹ اور سیبچار کا قبضہ بطور کفالت کے طلب کرتا ہی-(سیبچار سڑک ودن پر واقع ہی) سرویہ کو یہ شرائط منظور نہیں+

قسطنطنیہ ۳۰-نومبر سلطان نے ترکی افسروں کو فلپو پولس بھیجا ہی جہاں ایک امن کا اشتہار شائع کیا گیا ہی+

سینٹ پیٹرزبرگ یکم دسمبر زار نے افواج بلگیریا اور رومیلیا کی اس بہادری کی تعریف کی ہی جو انسے حال کی جنگ میں ظاہر ہوئی+

بلگریڈ ۲-دسمبر شاہ میلان نے تجویز کی تھی کہ باہم ایک دوسرے کی قلمرو کو خالی کریں مگر بلگیریا نے اس تجویز کو نامنظور کیا-مہلت جنگ کی میعاد ۱۲-جنوری تک بڑھائی گئی+

قسطنطنیہ ۲-دسمبر سلطان نے جودت پاشا کو رومیلیا کا گورنر مقرر کیا ہی اور صوبہ مذکور پر دخل کرنے کی تیاری کر رہے ہیں+

برٹش سفیر اس قسم کی کارروائی کے مخالف ہی لیکن باقی سلاطین نے اسکو پسند کیا ہی+

معاملات سوڈان

وادی حلفا ۳۰-نومبر مقام کوشی میں ہماری افواج اور باغیوں کے مابین خفیف سی لڑائیاں ہوئیں-ایک اگنبوٹ نے جو دریا میں تھا ہماری افواج کی مدد کی-باغیونکا نقصان بہت زیادہ ہوا+

تجاویز میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس

ماسٹر مولراج صاحب وایس پریزیڈنٹ و لالہ گوبند رام و منشی محمد بخش خواجہ احسن شاہ سید غلام محمد بابو سب سندر لعل و منشی نظام الدین چودھری علی بخش صاحبان ممبران +

واقعہ ۲۰۔ نومبر ۱۸۹۵ء

نمبر ۱۔ عرضی داروغہ صفائی بدیں گذارش پیش ہوئی کہ واسطے پاخانجات گدھا ہائے گلی بقدر ایکہزار خرید ہوکر عطا فرمائے جاویں تخمینہ بتعداد عہ + عہ۔ منظور ہو خرید کئے جاویں +

نمبر ۲۔ عرضی داروغہ صفائی بگذارش اسکے کہ ۱۵ قطعہ بزلہ چراس ہائے جو کہنہ ہو گئے ہیں بنوائے جائیں تخمینہ بتعداد عہ۔ + منظور ہو تیار کری جاویں +

نمبر ۳۔ کاغذات رخصت عطا محمد خان چپراسی بدرخواست رخصت یکماہ علاوہ رخصت سابقہ + رخصت عبوض پر منظور ہو +

نمبر ۴۔ عرضی تلسی رام کھتری بدرخواست عطاء اجازت لگانے یک تختہ چوبی کے اپنی دیوار و نیز بطریق چھتہ واقع محلہ آواں معہ رائے تحریری ممبر صاحب حلقہ و حکم صاحب پریزیڈنٹ بہادر بدایں مضمون کہ اجازت دیجاوے + تجویز ممبر حلقہ منظور ہو حسب قاعدہ سابقہ کے جوکہ ریزولیوشن نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء میں تجویز ہو چکا ہو +

نمبر ۵۔ عرضی داروغہ چنگی بدرخواست عطاء مادعہ۔ واسطے خرید تیل کروسین مصارف سہ ماہ آئیندہ + مادعہ۔ خرید تیل کے لئے منظور ہو +

نمبر ۶۔ عرضی داروغہ چنگی بدرخواست انتظام فرمائے جانے کہ پاس مانڈ مٹھہ کے جو لالٹین ہائے سرکاری کو اکثر توڑ دیتا ہو + روبکار بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مرسل ہووے کہ انتظام مناسب فرماویں کیونکہ لالٹین ہائے شہر کو نقصان پہنچتا ہو +

نمبر ۷۔ عرضی داروغہ چنگی بدرخواست عطاء فرمائے جانے مبلغ صہ۔ برائے مصارف ٹیکہ + صہ۔ دیئے جاویں +

نمبر ۸۔ عرضی داروغہ صفائی بدرخواست مقرر فرمائے جانے دو نفر خاکروب و ایک نفر سقہ جدید برائے محلہ کوٹھی میگھ سنگھ + درخواست نامنظور کیونکہ بجٹ جا چکا ہو داروغہ صفائی خود انتظام کرے +

نمبر ۹۔ عرضی داروغہ چنگی واسطے عطاء فرمائے جانے وردی سہ کس چپراسیان متعینہ چنگی جو رات کو چنگی خانہ میں پہرہ دیتے ہیں + درخواست نامنظور کیجاوے +

نمبر ۱۰۔ عرضی میونسپل اوورسیر بگذارش اسکے کہ مبلغ لعہ واسطے حوض چاہ سرد منظور ہو چکا تھا بسبب زیادہ ڈالے جانے کانکریٹ کے زیادہ خرچ ہوا ماصہ اور منظور فرمایا جاوے معہ تصدیق خواجہ احسن شاہ صاحب ممبر + چونکہ ولائتی چونہ کے لگائے جانے کی ضرورت ہو اسلئے دو صد روپیہ اسٹمٹ ایزاد کیا جاوے نیز پاخانجات سے روپیہ انتقال ہو کر دیا جاوے +

نمبر ۱۱۔ عرضی میونسپل اہلمد بگذارش اسکے کہ گدھا ہائے باربرداری نیلام ہونے واجب ہیں حکم فرمایا جاوے + درخواست نامنظور ہو +

نمبر ۱۲۔ روبکار میونسپل کمیٹی متعلقہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مشعر اسکے کہ واسطے پہرہ چنگی انتظام بدستور رہے + اطلاع ہوئی +

نمبر ۱۳۔ چٹھی صاحب رجسٹرار یونیورسٹی لاہور نمبر ۱۶۱۸ مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۸۹۵ء معہ تین قطعے کارڈ واسطے صاحب پریزیڈنٹ بہادر و دو ممبر صاحبان بدرخواست شراکت بجلسہ یونیورسٹی جو تاریخ ۲۔ ماہ آئیندہ منعقد ہوگا + جواب چٹھی کا بطور شکریہ دیا جاوے +

نمبر ۱۴۔ رپورٹ بابو سب سندر داس صاحب و ماسٹر مولراج صاحب واسطے ملنے سہ قیمت دو درجن کرسی ہائے + سہ دیئے جاویں +

نمبر ۱۵۔ رائے صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی واسطے ملنے معاوضہ زمین و قیمت ملنے رام سنگھ ترکھان مالک مکان کو جو بغرض سیدھا کرنے لین مکانات اسکے گرائے جاویں گے بتعداد لعہ ۴ر۔ لعہ ۴ر دیئے جاویں +

نوٹس

احباب کرسچن بوائز بورڈنگ سکول مقیمہ لودیانہ کو بذریعہ اس نوٹس کے خبر دیجاتی ہو کہ جناب پادری ڈبلیو بروں صاحب جو چند سال سے فرائض ہیڈ ماسٹری سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو کر چلے گئے ہیں صاحب موصوف نے اپنے ادائے فرائض میں کامل تسکین دی ہو اب انکی جگہ جناب پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب اور جناب ماسٹر ایم وائلی صاحب کام کرتے ہیں اور فسٹ ارٹ کلاس کو بابو جی چند صاحب علم ریاضی کی تعلیم دیتے ہیں + المشتہر

پادری جے ایم ملکوم صاحب سپرنٹنڈنٹ کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

اشتہار

حکیم پیر محمد صاحب ساکن خانپور ضلع ہوشیارپور جو ایک نہایت تجربہ کار اور اعلیٰ درجہ کی کمالیت علم حکمت میں رکھتے ہیں اور ایک عرصہ سے کاربار بمقام خانپور و دیگر مقامات میں پنجاب ہندوستان کے اعلیٰ اعلیٰ بیماروں کا علاج میں کرتے رہے ہیں اب حسن اتفاق سے مقام لودیانہ میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ ہر ایک بیماری جسمانی کے لئے حکیم حاذق ہیں واسطے آگاہی ساکنان لودیانہ یہ اشتہار دیا جاتا ہو

